مقالہ برائے پی ایچ ڈی بعنوان:

علم تفسیر میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

امیدوار

عبدالرحیم خان بن عبدالکبیر خان

نگران

ڈاکٹر ریحانہ فردوس

شعبہ علوم اسلامی، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی ۲۰۰۵ء

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

صفحہ	عنوانات	
	تصدیق نامہ	
	اظہار تشکر	
	انتساب	
	تلخیص مقالہ	
	ABSTRACT	
xiv - i	مقدمہ	
۵۴-۱	**اسرائیلیات کا تعارف**	**پہلا باب:**
۶-۲	اسرائیلیات کی لغوی واصطلاحی تعریفات	فصل اول:
۱۳-۷	اسرائیلیات سے استفادہ کے دلائل	فصل دوم:
۲۶-۱۴	اسرائیلیات سے استفادہ کا رد	فصل سوم:
۴۰-۲۷	اسرائیلیات کی اقسام اور ان کے احکام	فصل چہارم:
۵۴-۴۱	حواشی وحوالہ جات	
۱۱۰-۵۵	**موضوع احادیث کا تعارف**	**دوسرا باب:**
۶۴-۵۶	حدیث کی اقسام	فصل اول:
۶۸-۶۵	موضوع احادیث کی لغوی واصطلاحی تعریفات	فصل دوم:
۷۶-۶۹	ضعیف احادیث سے استفادہ کے دلائل	فصل سوم:
۸۲-۷۷	ضعیف احادیث سے استفادہ کا رد	فصل چہارم:
۸۵-۸۳	موضوع احادیث سے استفادہ کا رد	فصل پنجم:
۱۱۰-۸۶	حواشی وحوالہ جات	

تیسرا باب:	**تفسیر وحدیث میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کی ابتداء اور انکے محرکات**	۱۶۲-۱۱۱
فصل اول:	تفسیر وحدیث میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کی ابتداء	۱۲۹-۱۱۳
فصل دوم:	تفسیر وحدیث میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کے محرکات	۱۴۷-۱۳۰
	حواشی وحوالہ جات	۱۶۲-۱۴۸
چوتھا باب:	**اسرائیلیات وموضوع احادیث کے اہم روات**	۲۰۹-۱۶۳
فصل اول:	عہد تابعین میں	۱۷۱-۱۶۴
فصل دوم:	عہد تبع تابعین میں	۱۸۰-۱۷۲
فصل سوم:	بعد کے ادوار میں	۱۹۴-۱۸۱
	حواشی وحوالہ جات	۲۰۹-۱۹۵
پانچواں باب	**اسرائیلیات وموضوع احادیث کے اہم مفسرین**	۲۹۴-۲۱۰
فصل اول:	عہد تابعین میں	۲۲۰-۲۱۲
فصل دوم:	عہد تبع تابعین میں	۲۳۵-۲۲۱
فصل سوم:	بعد کے ادوار	۲۷۴-۲۳۶
	حواشی وحوالہ جات	۲۹۴-۲۷۵
چھٹا باب	**تفسیر قرآن میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کے اہم مقامات**	۳۵۳-۲۹۵
فصل اول:	فضائل السور	۳۰۷-۲۹۷
فصل دوم:	اسباب النزول	۳۱۷-۳۰۷
فصل سوم:	قصص القرآن	۳۴۴-۳۱۸
	حواشی وحوالہ جات	۳۵۲-۳۴۵
	اختتامیہ	۳۸۴-۳۵۳
	مصادر ومراجع	۳۹۵-۳۸۵

Tel Off: 9243131-
Res: 9243636
Mob.: rehanafja:

DEPARTMENT OF ISLAMIC LEARNING

Dr. Rehana F. Jamal
Assistant Professor

Universit
Karachi-75

تصدیق نامه

تصدیق کی جاتی ہے کہ عبدالرحیم خان ولد عبدالکبیر خان نے مقالہ بعنوان:

"علم تفسیر میں اسرائیلیات و موضوع احادیث کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ"

بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، جامعہ کراچی سے میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔

مزید تصدیق کی جاتی ہے کہ مقالہ ہذا پی ایچ ڈی کی ڈگری کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔

لہذا اسے جمع کرانے کی اجازت دی جاتی ہے۔

نگرانِ مقالہ

R. Firdous

ڈاکٹر ریحانہ فردوس

شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

۲۰۰۵ء

اظہار تشکر

سب سے پہلے میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کا شکر گزار ہوں جس کی توفیق و عطا سے یہ عاجز اس منزل تک پہنچا۔ میں اپنی استاذ مکرم اور ملک کی معروف علمی و تحقیقی شخصیت محترمہ ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے مقالہ کی ابتداء تا انتہاء اپنی گوناگوں علمی، تحقیقی، سماجی و دیگر تمام تر مصروفیات کے باوجود اپنے قیمتی اوقات اور گرانقدر آراء و تجاویز سے مستفید فرمایا۔ اور اس دشت کی سیاسی میں بالکل ایک ماں کی طرح علمی اور عملی طور پر سیراب کیا۔ آپ کی شفقت و محبت میرے لئے ایک عظیم اثاثہ حیات ہے آپ نے بڑے ہی مشفقانہ انداز سے اس عاجز کو تحقیق کے بین الاقوامی رموز و معیار سے آشنا کیا۔ استاذِ مکرم کی انہی عظیم کاوشوں کی بدولت یہ عاجز اس قابل ہوا کہ اپنا زیر قلم مقالہ پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

میں اپنے شیخ، مربی و محسن اور برصغیر پاک و ہند کی عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت مولانا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب مدظلہ العالی کا بھی سپاس گزار ہوں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے نقش پا از بچپن تا حال میرے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت کی علمی و روحانی رہنمائی میرے علمی سفر کا حقیقی توشہ ہے اور میں دست بہ دعا ہوں کہ ان کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رہے آپ کی شخصیت پر مزید کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

میں اپنے پیارے والدین کا بھی ممنون احسان ہوں جن کے احسانات کا گواہ میرا ایک ایک بال ہے جن کی آغوش و تربیت میں پروان چڑھ کر یہ عاجز اس منزل تک پہنچا۔

یہ عاجز اپنی رفیقہ حیات کا بھی احسان مند ہے جن کے تعاون سے اسے علمی انہماک حاصل ہوا۔ ان تمام کے پہلو بہ پہلو میں اپنے ان تمام رفقاء اور احباب کا بھی دل کی گہرائیوں سے سپاس گزار ہوں جنہوں نے مختلف مواقع پر تعاون کیا۔ خصوصاً

پروفیسر ڈاکٹر عبید احمد خان صاحب، پروفیسر عبدالستار بلوچ صاحب، پروفیسر ڈاکٹر ظفر حسین صاحب، پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صاحب، پروفیسر نوید علی صاحب، پروفیسر ریاض احمد صاحب،

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب، محترم محمد فراہیم پیرزادہ صاحب، پروفیسر سید مظہر حسین صاحب، پروفیسر سید جاوید اختر صاحب، پروفیسر صابر حسین صاحب، محترم جناب ارشاد صاحب اور محترم محمود الحسن صاحب آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اپنے پیارے دین کی تطہیر وتنزیہہ کے لئے کی جانے والی میری اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمالے اور اسے میری ابدی فلاح کا ضامن بنادے۔

(آمین)

حافظ عبدالرحیم خان بن عبدالکبیر خان

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے شیخ، مربی و عمی حضرت مولانا ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان صاحب مدظلہ العالی کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں ایک ایسی ہمہ جہت ہستی جسے وقت کا سعدی کہیے روئے زمین پر عاجز کی محبت و عقیدت کا سب سے بڑا مرکز ان کے سوا اور کوئی نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ

ہوا ہے گو تیز و تند لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

تلخیص مقالہ (ABSTRACT)

اسرائیلیات وموضوع احادیث کا طومار تفہیم قرآن میں ایک اہم رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے اسلام کی حقانیت جاننے میں بڑی دشواریاں جنم لے چکی ہیں بالخصوص عصر حاضر میں جو علم وآگہی کا ارتقائی دور ہے، اسرائیلیات وموضوع احادیث کی وجہ سے بہت سی باتیں خلاف عقل اور خلاف واقعہ نظر آتی ہیں لہذا ہم نے اسرائیلیات وموضوع احادیث کا ایک تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کر کے علم تفسیر میں ان مقامات کی نشاندہی کی ہے جن کو سمجھ کر ہم بہت سے حقائق سے آگاہ ہو سکتے ہیں اس سلسلے میں ہم نے اپنے مقالہ کو چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا اور دوسرا باب اسرائیلیات وموضوع احادیث کی بابت اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ قرآن پاک کی صحیح تفہیم کے لئے تفسیری سرمائے کو ان لغویات وزوائد سے پاک کیا جانا لازمی ہے ایسی ہی حشویات کی وجہ سے قاری قرآن حکیم کے حقیقی، پیغام سے روشناس ہونے کے بجائے مختلف الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے دوسرے یہ محیر العقول داستانیں علم تفسیر میں ایک افسانوی حیثیت پیدا کرنے کا باعث ہیں علاوہ ازیں ان خرافات کے نتیجے میں انبیاء کرام کی عظمت بھی داغدار معلوم ہوتی ہے۔

تیسرے باب میں ہم نے اسرائیلیات وموضوع احادیث کی ابتداء اور ان کے محرکات کا تفصیلی ذکر کیا ہے جبکہ چوتھے باب میں ہم نے اس امر کی نشاندہی بھی کی ہے کہ ماہرین فن جرح وتعدیل اور محققین علوم القرآن کلبی، مقاتل بن سلیمان، سدی اور سدی صغیر وغیرہ جیسے رُوات کو غیر ثقہ، فاسد العقیدہ اور کذاب تک قرار دیتے ہیں اور بعض علماء مفسرین کا ان کی روایت بلا نقد وجرح نقل کرنا ان کی قدر ومنزلت کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہم نے پانچویں باب میں ان مشہور مفسرین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ایسے کذاب رُوات سے منقول اسرائیلیات وموضوع احادیث کو اپنی تفاسیر میں جگہ دی۔ یہاں تک کہ بعض اکابر مفسرین بھی اس لغزش سے بچ نہ سکے۔ جیسے ابن جریر طبری، علامہ قرطبی اور علامہ زمخشری معتزلی وغیرہ۔

ہمارے مقالہ کا چھٹا باب سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس میں ہم نے ان مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ جہاں مفسرین کرام نے سب سے زیادہ اسرائیلیات وموضوع احادیث کی نقل روایت کا ارتکاب کیا ہے جیسے فضائل السور، اسباب النزول اور قصص القرآن۔

اس مقالہ کے چیدہ چیدہ نتائج یہ ہیں۔

۱) اسرائیلیات وموضوع احادیث کی روشنی میں کی جانے والی تفسیر روح اسلام سے دوری بلکہ روح اسلام کو مسخ کر دینے کا باعث بنتی ہے۔

۲) ایسی خرافات پر مبنی تفسیر گمراہ فرقوں کے لئے اپنے گمراہ کن عقائد وافکار کی ترویج واشاعت اور استدلال کے لئے مواد کی فراہمی کا سبب بنتی ہے۔

۳) ایسی خرافات کی روشنی میں تحریر کیا جانے والا تفسیری لٹریچر مستشرقین کو ان کے مذموم مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۴) زیر نظر موضوع پر تحقیق سے علم تفسیر کے نو واردین کی اصلاح کا سامان بھی کیا گیا ہے جو اسرائیلیات و موضوع احادیث کو علم تفسیر قرآن کا حصہ سمجھ کر غلط فہمیوں بلکہ بسا اوقات گمراہیوں کا شکار ہو جاتے ہیں اسی طرح حقیقی علم تفسیر سے کھوٹ جدا کیا گیا ہے۔

۵) زیر قلم مقالہ کے ذریعہ کتب تفسیر میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کے امتزاج کی کیفیت وکمیت کو آشکارا کیا گیا ہے۔ جس سے یہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ ان گھڑے ہوئے اور جعلی افسانوں کی جڑیں کس قدر تنومند ہیں۔

مقدمه

مقدمه

کہاں اللہ رب العزت کی یہ عطا اور کہاں یہ عاجز۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس ذات کا شکر ادا نہیں کیا جا سکتا، بہر حال اس کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے اس ناچیز سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دین کی یہ خدمت لی اور مجھ خطا کار کو اس قابل سمجھا۔

اللہ کی ذات کا شکر تو ہم کیا ادا کریں گے ہم تو اس کے بندوں کے احسانات کا جواب احسان کی شکل میں دینے سے قاصر ہیں اس سلسلہ میں میرے والدین محترمین جنکی محنتوں، کوششوں اور کاوشوں کا ہی یہ ایک ثمرہ ہے کہ مجھ جیسا شخص اس اعلےٰ قدر کام کے قابل ہوا اور یہ کاوش منظر عام پر آئی۔ ان کی شبانہ روز محنتیں مجھے ہر لمحہ اور ہر آن نادم و شرمسار رکھتی ہیں کہ کس طرح انھوں نے ایک ننھے سے وجود کو اس مقام تک لا کھڑا کیا اور احقر ان کی عظیم خدمات کے جواب میں اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا محسوس کرتا ہے۔ کاش کہ کچھ حقِ خدمت بھی ادا ہو۔ اسی کے پہلو بہ پہلو میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی بے حد ممنون احسان ہوں کہ علم کی آبیاری کے لئے انکی محنتیں میرے لئے باعث صد افتخار ہیں۔

قوم و مذہب کے کسی عظیم سپوت کے نقش پا بھی عظیم تر ہوا کرتے ہیں ایک ایسے ہی عظیم سپوت کے سایۂ محبت والفت میں پروان چڑھنے کا شرف مجھے ہر آن اک خاص مسرت و شادمانی کا احساس دلاتا رہتا ہے کہ جس کے گفتار و کردار کی عظمت کا اک زمانہ معترف ہے۔ جس کے علم و عرفان سے یہ عہد معمور ہے۔ جس کے علم و تحقیق کے چرچے زبان زد عام ہیں۔ جس کی بلند پروازی بے مثل ہے، جس کا گریباں آتش اللہ ھو سے دمک رہا ہے۔ جس کے چشمۂ فیض رساں سے آج بھی اہل قلم، اہل علم و دانش تو کجا اہل ذکر و اہل حق بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ جی ہاں میری مراد محقق العصر حضرت مولانا ڈاکٹر غلام مصطفٰے خان صاحب مدظلہ کی ہستی کے سوا کوئی اور نہیں۔ جن کی دعاؤں اور جن کے مشوروں کے سائے تلے یہ عاجز اپنا علمی سفر طے کرتا ہوا آج اس منزل پر کھڑا بے اختیار اپنے پیارے شیخ و مربی کو یاد کئے بغیر نہ رہ سکا۔ حضرت

کی شخصیت پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ انشاءُ اللہ العزیز مناسب موقع پر اس سلسلہ میں طبع آزمائی کا ارادہ ہے۔

علم و دانش وہ نشانِ عظمت ہے جسکی بدولت انسان کو رب کی جانب سے مسند خلافت عطا ہوئی۔ چنانچہ اسکی ان گنت نعمتوں میں علم و آگہی یقیناً ایک بیش بہا نعمت ہے۔ اس نے ہمیں اپنی اس نعمت سے بہرہ یاب کیا یہ بھی اسکا ایک احسان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کو بہت سے علوم و معارف سے بہرہ مند کیا ہے، ان علوم و معارف میں علوم قرآن و علوم حدیث سب سے زیادہ اشرف و اعظم علوم ہیں، جنکے بلند مقام و مرتبہ کا ہر کس و ناکس معترف ہے۔ میری یہ خوش بختی ہے کہ میرا پی۔ ایچ کا یہ مقالہ انہی بلند پایہ علوم سے متعلق ہے۔

پی۔ ایچ۔ ڈی کیلئے موضوع کا انتخاب یقیناً ایک امر محال ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں جب میں نے اپنی تگ و دو کا آغاز کیا تو مختلف موضوع نگاہوں میں آتے رہے۔ ان پر مطالعہ اور جستجو جاری رہی لیکن ہر ایک موضوع کسی نہ کسی سبب سے ترک کرنا پڑتا۔ آخر بعض کرم فرماؤں نے اس موضوع کی جانب نہ صرف یہ کہ توجہ دلائی بلکہ بنیادی معلومات کے حصول کیلئے بعض کتب سے روشناس بھی کروایا۔ انکے اس احسان پر میں ان کا بے حد مشکور ہوں۔

جب یہ موضوع میرے علم میں آیا تو اس حوالے سے میرے لئے چند امور بڑی اہمیت کے حامل تھے۔

”موضوع اپنی جگہ بڑی اہمیت کا حامل ہو۔ ایسا عمدہ اور اچھوتا ہو کہ اس پر اس سے قبل کسی نے طبع آزمائی نہ کی ہو۔ ماخذ و مصادر کا حصول سہل تر ہو۔ اگر چہ غیر مادری زبان جیسے عربی سے متعلق ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس موضوع پر لکھتے ہوئے مکمل اعتماد و یقین کا سرمایہ ساتھ ہو“

جب میں نے ان امور کی روشنی میں اس موضوع کا جائزہ لینا شروع کیا تو میری خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی کیوں کہ یہ موضوع تمام امور سے پوری طرح ہم آہنگ و یک رنگ تھا، سو اس موضوع پر تحقیق کیلئے کمر ہمت باندھ لی۔ اس موضوع کی ایک خاص افادیت جس کا ذکر یہاں بیجا نہ ہوگا، وہ یہ ہے کہ اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی قابل قدر تصنیف دستیاب نہیں۔ اگر چہ چند ذیلی موضوع ایسے ضرور ہیں جن پر کچھ نہ کچھ معلومات دستیاب ہیں لیکن بحیثیت مجموعی اردو زبان اس موضوع سے تہی دامن دکھائی دیتی ہے۔ میرے مقالہ کو سرسری نظر سے دیکھنے والا قاری بھی میرے اس دعوے کا شاہد ہوگا پھر میرے مصادر کی بڑی اکثریت کا عربی زبان سے ہونا اس کا روشن ثبوت ہے۔

یوں تو اردو زبان میں قرآنیات سے متعلق کتب کا وافر ذخیرہ دستیاب ہے، بڑے بڑے اہل قلم اس موضوع پر طبع آزمائی کر چکے ہیں اور اس ذخیرہ میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے مگر ہمارا موضوع اپنی افادیت آپ رکھتا ہے کیوں کہ علوم قرآن پر موجود کتب کے جائزہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اردو زبان میں اس صنف کی عمومی مباحث پر علمی و تحقیقی کام کسی حد تک ہو چکا ہے لیکن علوم قرآن کی جو مباحث ہمارے تحقیقی مقالہ کا حصہ ہیں اور جن مباحث پر ہم نے مدلل، محقق اور مرتب و مدوّن اسلوب و انداز سے کام کیا ہے یہ مباحث اس زبان میں خال خال ہی دکھائی دیتی ہیں، ان میں سے بعض مباحث سرے سے دستیاب ہی نہیں ہیں جبکہ بعض مباحث پر کچھ اشارات پائے جاتے ہیں البتہ چند ایک مباحث پر کچھ کام نظروں میں آتا ہے۔

بحمد اللہ وفضلہ ایسے اچھوتے اور ضروریات زمانہ سے ہم آہنگ موضوع پر کام کا شرف میرے لئے باعث افتخار و امتیاز ہے۔

ایسی صورتحال میں درس نظامی کی افادیت دو چند ہو جاتی ہے جس کے فارغ التحصیل فرد کیلئے ہمارے دین و مذہب اسلام کی امہات کتب، جن کی بڑی تعداد اب بھی عربی زبان میں ہی دستیاب ہیں یا جن کے معیاری تراجم اب تک نہیں ہو سکے۔ ایسی کتب سے استفادہ سہل ہوا کرتا ہے تو اس سلسلہ میں بھی

فضلِ ربی اور خوش بختی نے مجھے تہی دامن نہ چھوڑا۔ اس بنا پر کہ رب کی ہستی نے مجھے درس نظامی کے شرف سے مشرف فرمایا ہے۔ غرض کہ اس موضوع پر جیسے جیسے مطالعہ کرتا گیا یہ موضوع سہل سے سہل تر ہوتا چلا گیا۔ اگر چہ ابتداً اس موضوع پر کام کرنا قدرے دشوار کن دکھائی دیتا تھا۔

اس عاجز کے تحقیقی مقالہ کے دو اہم اور بنیادی نکات ہیں۔ اوّل: اسرائیلیات، دوم: موضوع احادیث اور ان دونوں پر تفسیر قرآن کے حوالے سے تحقیق پیش نظر ہے۔

اسرائیلیات: جیسا کہ ہمیں علم ہے کہ ان روایات کو کہا جاتا ہے جو یہود و نصاریٰ سے نقل ہو کر ہمارے علم تفسیر و حدیث میں شامل کر دی گئیں۔

اسی طرح موضوع احادیث: ان جھوٹی روایات کو کہا جاتا ہے جن کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کر دی گئی۔ حالانکہ ان روایات سے نبی اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کا دور کا بھی واسطہ و تعلق نہیں ہے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر تحقیق ان کی تنقیح اور ان کا تنزیہ عہد حاضر کی انتہائی اہم علمی و تحقیقی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا معرکۃ الآرا موضوع ہے جس پر طبع آزمائی کرتے ہوئے احقر کو اپنی درماندگی کا شدت سے احساس ہوا۔ مگر شیخ مکرم، والدین محترمین اور بعض دیگر کرم فرماؤں کی حوصلہ افزائی نے اس سلسلہ میں قلم تھامنے کی قوت بخشی۔

جب اس موضوع سے متعلق کتب پر نظر ڈالنی شروع کی تو حسبِ توقع اردو زبان کو تہی دامن پایا اور شاذ ہی اس موضوع سے ہم آہنگ کتاب اردو زبان میں دستیاب ہو۔

اس موضوع پر مطالعہ کرتے ہوئے اور نتائج اخذ کرتے ہوئے بالآخر میں نے درج ذیل ترتیب سے یہ عنوان اور اسکے ذیل میں یہ فصول قائم کیں۔

''علم تفسیر میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ''

پہلا باب: اسرائیلیات کا تعارف

فصل اوّل: اسرائیلیات کی لغوی واصطلاحی تعریفات

فصل دوم: اسرائیلیات سے استفادہ کے دلائل

فصل سوم: اسرائیلیات سے استفادہ کا ردّ

فصل چہارم: اسرائیلیات کی اقسام اوران کے احکام

دوسرا باب: موضوع احادیث کا تعارف

فصل اوّل: حدیث کی اقسام

فصل دوم: موضوع روایت کی لغوی واصطلاحی تعریفات

فصل سوم: ضعیف روایات سے استفادہ کے دلائل

فصل چہارم: ضعیف روایات سے استفادہ کا ردّ

فصل پنجم: موضوع روایات سے استفادہ کا ردّ

تیسرا باب: تفسیر وحدیث میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کی ابتداُ اور انکے محرکات

فصل اوّل: تفسیر وحدیث میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کی ابتداُ

فصل دوم: تفسیر وحدیث میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کے محرکات

چوتھا باب: اسرائیلیات وموضوع احادیث کے اہم رواۃ

فصل اوّل: عہد تابعین میں

فصل دوم: عہد تبع تابعین میں

فصل سوم: بعد کے ادوار میں

پانچواں باب: اسرائیلیات وموضوع احادیث کے اہم مفسرین

فصل اوّل: عہد تابعین میں

فصل دوم: عہد تبع تابعین میں

فصل سوم: بعد کے ادوار میں

چھٹا باب: تفسیر قرآن میں اسرائیلیات وموضوع احادیث کے اہم مقامات

فصل اوّل: فضائل السور

فصل دوم: اسباب النزول

فصل سوم: قصص القرآن

ان تمام مباحث کو تحقیق کے آئینہ میں ڈھالنے کیلئے بہت سی کتابوں کی ضرورت درپیش تھی پھر اس مرحلہ پر مختلف کتب خانوں میں تحقیقی مطالعہ کیلئے جانے کا اتفاق ہوا۔ لیکن مجھے یہ بات انتہائی افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ ہمارے ہاں علوم کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرنے والے مراکز یعنی لائبریریوں کی شدید قلت ہے اور جو لائبریریاں قائم ہیں وہ کتب کے قحط سے دوچار ہیں۔ ہمارے اربابِ اختیار اشخاص کو اس جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بہر حال تلاش کتب کا سلسلہ جاری رہا اس سلسلہ میں بعض دوستوں نے خصوصی خیال رکھا اور انکے تعاون سے مواد دستیاب ہوا۔ از ابتدا تا آخر انتہائی مفید رہنمائی کیلئے میں جامعہ کراچی' شعبہ معارف اسلامیہ کی اہم اور علمی وتحقیقی حوالے سے ایک بلند پایہ شخصیت' محترمہ ڈاکٹر ریحانہ فردوس صاحبہ کا بے حد ممنون احسان ہوں، جو گاہے بگاہے رہنمائی فرماتی رہیں اور اس مقام تک لا کھڑا کیا۔ ان کی شفقت ومحبت کا یہ عالم ہے کہ انھوں نے میری رہنمائی بالکل اسی طرح فرمائی جس طرح ایک ماں اپنی اولاد کو انگلی پکڑ کر چلنا سکھاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ میری سپروائزر ہیں۔ انھوں نے مقالہ میں ہر مقام پر اپنی اعلیٰ قدر علمی حیثیت کے مطابق رہنمائی کا حق ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انھیں اجر عظیم عطا فرمائے (آمین)

میری رفیقۂ حیات صاحبہ نے بھی بہت خوب تعاون کیا اور مجھے آگے بڑھنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور خدمات کے ساتھ پیش پیش رہیں۔